رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

معافی مانگنا سویڈن کا سعودی عرب سے!

عائشہ جاوید

بین الاقوامی سیاست میں دلچسپی رکھنے والے احباب بخوبی آگاہ ہوں گے کہ گزشتہ ستمبر سویڈن کی حکومت کی زمام کار جس پارٹی کو ملی اسکا مشن feminist policy کا علمبر دار بننا تھا۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی تب دیکھنے میں آئی جب انکی وزیر خارجہ مارگوٹ وال سٹروم نے سعودی بلاگر رائف بدوی کو ٹویٹر پر شعائر اسلام کا تمسخر اڑانے، دین اسلام سے براءات ظاہر کرنے اور لبرل نظریات کا پرچار کرنے کوڑوں کی سزا اور ۱۰ سال کی قید کو آزادیء اظہار کے خلاف ظلم سے تعبیر کیا۔ محترمہ نے محض اس پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ یہ بھی کہا کہ سعودی عدالتی نظام ہیومن رائٹس کے برخلاف ہے اور عورتوں کو معاشرے میں پسپا کر کے رکھا جاتا ہے۔

سعودی حلقوں نے اسکو اسلام پر دشنام طرازی تصور کرتے ہوئے سویڈن کی وزیر خارجہ کو عرب لیگ کے اجلاس میں خطاب کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر سویڈن نے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق سعودی عرب کو اسلحہ فراہم کرنے کے معاہدہ کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا۔ کمال شان بے نیازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سعودی حکام نے اس فیصلے پر کوئی ردعمل دکھانے کی بجائے اپنے سفیر کو واپس بلا لیا اور سویڈن کے بزنس مین حضرات کو ویزا دینے پر پابندی عائد کر دی۔ معاملہ یہاں پر ختم نہیں ہوا بلکہ تمام GCC ممالک نے اتفاق رائے کرتے ہوئے بلاد الحرمین کیساتھ اظہار یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سویڈن کی اسلام دشمنی کو کڑی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ کسی ایک ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کو تمام جی سی سی ممالک کی خود مختاری پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ مشترکہ اعلامیہ میں یہ بھی کہا گیا کہ شریعت اسلامی افراد کے حقوق، جان، مال اور عزت کے تحفظ کی ضمانت دیتی ہے لہذا سویڈن اسلام کے حوالے سے کوئی بیان دینے سے پہلے زبان کو لگام دے!

OIC نے بھی رسمی بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ سویڈن غیر ذمہ دارانہ اور متعصب بیانات دیگر دوسرے ممالک کو اخلاقیات کا درس دینے اور ان پر لیبل لگانے سے گریز کرے۔ مزید بر آں کبار علماء کی کونسل نے اس واقعہ کی بابت کہا کہ سعودی ریاست کو اپنے عدالتی نظام پر فخر ہے جسکا مصدر قرآن و سنت ہے اور جہاں انسانی جان و مال کا تقدس محفوظ ہے۔ کونسل کے سیکرٹری جنرل شیخ فہد بن سعد الماجد نے کہا کہ ایسے واقعات ہمیں اپنی اقدار سے جڑا رہنے میں ممد ثابت ہوتے ہیں اور بلاد الحرمین امت مسلمہ کیلئے مشعل راہ ہے جس کو اللہ نے حجاج و معتمرین کی ضیافت کیلئے منتخب کیا۔

سویڈن کو جب غبارے سے ہوا نکلتی محسوس ہوئی اور خود اسکی اپنی کمپنیوں نے سعودی بائیکاٹ کے نتیجے میں معاشی نقصان کا کہرام مچایا تو اپنے تجارتی اور معاشی بقاء کے لالے پڑ گئے کہ پچھلے سال قریباً ڈیڑھ بلین کے لگ بھگ بر آمدات سعودی عرب کے ساتھ طے ہوئی تھیں اور اب یکلخت پورا مشرق وسطی متحدہ محاذ بنائے کھڑا تھا! سفارتی روابط کی کاوشیں ناکام ہوئیں۔ نوبت یہاں تک آن پہنچی کہ سویڈن کے شاہ کارل گوسٹاف نے اپنے خاص مندوب Bjorn Von Sydow کے ہاتھ اپنا اور وزیر اعظم سٹیفن لووفن کا تحریری معافی نامہ بھیجا کہ ہم دونوں ممالک کے تعلقات کی بہت قدر کرتے ہیں اور اس دراڑ کو مزید گہرا کرنے کے خواہش مند نہیں اور مقصد اسلام جیسے عظیم مذہب پر تنقید کرنا ہرگز نہیں تھا۔

We apologize if we have acted in such a manner that it has been understood that we have somehow downgraded Saudi Arabia as a nation. That has never been our intention and we have not done that

وزیر خارجہ کو بھی اپنی زبان درازی پر معافی مانگنا پڑی تب کہیں جا کر سعودی عرب تعلقات کی بحالی پر رضامند ہوا۔ واضح رہے کہ یہ کسی سوشلسٹ حکومت کی جانب سے ایک ڈکٹیٹر بادشاہ کو نہیں بلکہ ایک بادشاہ کی طرف سے دوسرے بادشاہ سے معافی مانگی گئی تھی اور مندوب وہ شخص تھا جس کو سویڈن کے بادشاہ کی غیر موجودگی میں regent بنایا جاتا رہا ہے! اسلامی اقدار پر نکتہ چینی کرنے والے مغرب کیلئے امید ہے یہ ایک سبق آموز واقعہ ثابت ہو گا اور آئندہ بیانات میں وہ ایسا کرنے سے اجتناب کریں گے۔ اس بارے میں سعودی

فرمانروا کا سخت رد عمل اور عالم اسلام کا انکی حمایت کرنا یقینا قابل صد تحسین ہے۔ دعا ہے کہ امت محمد دین اسلام پر ہونے والے ہر ہر حملہ کے مقابل ایسی ہی سیسہ پلائی دیوار بنی نظر آئے تا کہ دشمن ہماری جانب میلی آنکھ سے دیکھنے کا متحمل ہی نہ ہو پائے!

حوالہ جات:

1. **Washington Post**: How Saudi Arabia turned Sweden's human rights criticisms into an attack on Islam http://goo.gl/v58Gax
2. **Zawiyah**: Full GCC solidarity with Saudi Arabia in spat with Sweden http://goo.gl/SoXVAi
3. Senior scholars defend KSA's Islamic laws http://goo.gl/bwLfy1
4. Sweden Surrenders to Saudi Arabia http://goo.gl/FqquyM
5. **Diplomatic row**: Sweden says sorry http://goo.gl/kIufLK

(ختم شد)

(بقیہ از صفحہ 38: بی بی سی کی جانبداری)

ہیں۔ حتٰی کہ وسعت اللہ خان صاحب تک جھنجھلا اُٹھتے ہیں کہ: "ویسے یہ ہو کیا رہا ہے؟"[1] ویسے جو بھی ہو رہا ہے ٹھیک ہی ہو رہا ہے۔ امریکہ اور عرب ممالک نے جو فصل روس کیخلاف سرد جنگ کے دوران بوئی تھی یہ سب اسی کا پھل ہے۔ چاہے وہ داعش ہو القاعدہ ہو یا حوثی۔ ویسے بھی ان جنگوں سے کس کو فائدہ ہے اور کس کو نقصان یہ بھی پیش نظر رہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ اسلحہ کون بنا رہا ہے؟[2]

مشہور داعی ڈاکٹر ذاکر نائیک سے بارہا افغانستان میں لڑنے والے عرب "دہشت گردوں" کے بارے میں پوچھا گیا تو وہ جواب دیتے ہیں کہ: "میں ان کو دہشت گرد نہیں کہتا؟ محض میں ان کو بی بی سی اور سی این این کی خبروں کی بنیاد پر دہشت گرد نہیں کہہ سکتا۔" غرض آپ اگر اس ادارہ پر بغور نظر ڈالیں تو نہ صرف مغرب کی جانبداری بلکہ پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے اور ہمارے پڑوس میں لگی جنگ کی آگ کو ہمارے ملک میں لانے کے لئے ہمارا دشمن جو ہتھیار استعمال کر رہا ہے ان میں سے ایک کا نام بی بی سی ہے۔

---

[1] http://www.bbc.co.uk/urdu/pakistan/2015/03/150328_baat_se_baat_zs
[2] http://en.wikipedia.org/wiki/Arms_industry